واعظ الجمعہ

# طلبِ شہرت اور حُبِّ جاہ کی مذمّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

# طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ کی مذمّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

# طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ کی مذمّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

## حُبِ جاہ کسے کہتے ہیں؟

برادرانِ اسلام! "جاہ" کا لُغوی معنی عزّت، منصب اور شان وشوکت ہے[1]، جبکہ حُبِ جاہ سے مراد شہرت، ناموری اور عزّت کی طلب وخواہش ہے[2]۔ حضرت سیّدنا امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "جاہ ومنصب کا مطلب شہرت اور ناموَری ہے، اور یہ قابلِ مذمّت ہے، قابلِ تعریف صرف گمنامی ہے، ہاں یہ الگ بات ہے کہ بغیر شہرت وناموری کی مشقّت اٹھائے، محض دِین پھیلانے کی برکت سے اللہ تعالیٰ کسی کو مشہور کردے، تو یہ شہرت وناموَری قابلِ مذمّت نہیں"[3]۔

---

(۱) "فرہنگِ آصفیہ" جاہ، حصہ دُوم ۲، صـ۳۵۔

(۲) "نیکی کی دعوت" شہرت کی خواہش، صـ۸۷۔

(۳) "إحياء علوم الدين" كتاب ذَمّ الجاه والرياء، بيان ذمّ الشُهرة ...إلخ، ۳/ ۲۹۲.

## شیطان کے دوست

عزیزانِ محترم! جو لوگ محض شہرت وناموَری اور جاہ ومنصب کی غرض سے مال خرچ کرتے ہیں، جنہیں رضائے الٰہی مقصود نہیں ہوتی، وہ شیطان کے دوست ہیں، قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا﴾[1] "وہ جو اپنے مال لوگوں کے دِکھاوے کے لیے خرچ کرتے ہیں، اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر، اور جس کا مُصاحب (ساتھی) شیطان ہوا، تو وہ کتنا بُرا مُصاحِب ہے!"۔

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ سے سیاستدانوں اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، اُن لوگوں کو درسِ عبرت حاصل کرنا چاہیے، جو محض شہرت اور واہ واہ کے چکر میں لاکھوں لاکھ خرچ کرتے ہیں، اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے اپنے نیک عمل کی خوب تشہیر کرتے ہیں؛ تاکہ لوگ ان کی پارسائی کے قائل ہوں، محفلوں میں اُن کا شاندار استقبال کیا جائے، پھولوں کے ہار پہنائے جائیں، اسٹیج (Stage) پر انہیں نمایاں مقام دیا جائے، اور الیکشن (Election) کے وقت انہیں زیادہ سے زیادہ ووٹ (Vote) کاسٹ (Cast) کیے جائیں؛ تاکہ وہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو کر کوئی دنیاوی عہدہ یا وزارت پاسکیں!۔

یاد رکھیے! دنیاوی شہرت اور حُصولِ منصب کی خواہش ہی حُبِ جاہ کہلاتی ہے، یہ ایک انتہائی مذموم اَمر ہے، اور بحیثیت مسلمان ایسا کرنا ہمیں کسی طَور پر زیب نہیں دیتا!۔

---

(۱) پ٥، النساء: ٣٨.

## حُبِ جاہ دل میں نِفاق کا باعث ہے

حضراتِ گرامی قدر! شُہرت، عزت اور بلند منصب کی ہوَس (لالچ) دل میں نِفاق کا باعث ہے، حضرت سیِّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «حُبُّ الجَاهِ وَالمالِ يُنْبِتَانِ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنْبِتُ الماءُ الْبَقْلَ»[1] "جاہ ومنصب اور مال کی (بے جا) محبت، نِفاق کو دل میں اس طرح پیدا کرتی ہے، جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے"۔

حضرت سیِّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "جان لیجیے! جس پر حُبِّ جاہ (شہرت وناموَری کی خواہش) غالب آجائے، وہ لوگوں کی رِعایت میں لگا رہتا ہے، ان کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے، اور ان کے لیے ریاکاری کرتا ہے، اپنے قول وفعل میں ایسی چیزوں کا خیال رکھتا ہے جو لوگوں کے نزدیک اِس کی قدر ومنزلت بڑھائیں، اور یہی بات مُنافقت کا بیج اور فساد کی جڑ ہے، نیز لامُحالہ یہ بات عبادات میں سُستی اور دِکھلاوے کے ساتھ ساتھ ممنوعاتِ شرعیّہ کے اِرتکاب کا باعث بھی بنتی ہے؛ کیونکہ ایسا شخص لوگوں کے دِلوں کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتا ہے"[2]۔

## بروزِ قیامت ذِلّت ورُسوائی کا باعث بننے والا عمل

عزیزانِ مَن! شہرت اور دِکھلاوے کی خاطر کیا گیا عمل، بروزِ قیامت ذِلّت ورُسوائی اور عذابِ جہنّم کا باعث ہوگا، حضرت سیِّدنا جُندب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللهُ بِهِ، وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللهُ بِهِ»[3]

---

(١) "الزواجر عن اقتراف الكبائر" كتاب النكاح، الكبيرة ٢٥٣ ...إلخ، ٢/ ٤٤.

(٢) "إحياء علوم الدين" كتاب ذمّ الجاه والرياء، بيان علاج حُبّ الجاه، ٣/ ٣٠٤.

(٣) "سنن ابن ماجه" كتاب الزُهد، باب الرياء والسُمعة، ر: ٤٢٠٧، صـ٧١٩.

"جو دِکھلاوے کے لیے عمل کرے گا بروزِ قیامت اللہ تعالی اس کی بدنیّتی سب کو دِکھا دے گا، اور جو شہرت کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالی اس کی بدنیّتی سب کو سنا دے گا"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "جو کوئی عبادات لوگوں کے دِکھلاوے سنانے (شہرت اور واہ واہ) کے لیے کرے گا، تو اللہ تعالی دنیا میں یا آخرت میں اُس کے عمل لوگوں میں مشہور کر دے گا، مگر عزّت کے ساتھ نہیں بلکہ ذِلّت کے ساتھ، کہ لوگ اس کا عمل سُن کر اُس پر پھٹکار ہی کریں گے"[۱]۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "ہم نے دیکھا کہ بعض لوگ اپنے صدقات خیرات، طلب شہرت کے لیے اخباروں میں، دیواروں پر لکھواتے ہیں، لوگ پڑھ پڑھ کر اُن پر لعن طعن کی بُوچھاڑ کرتے ہیں کہ اس شہرت کی کیا ضرورت تھی! بعض لوگ طلبِ شہرت کے لیے اَولاد کی شادیوں میں بہت خرچ کرتے ہیں، مگر چَوطرفہ (ہر طرف) سے اُن پر وہ پھٹکار پڑتی ہے کہ خدا کی پناہ! اس حدیث کا ظُہور آج بھی ہو رہا ہے"[۲]۔

کسی عقلمند کا قول ہے کہ "دِکھلاوے اور سنانے (طلبِ شہرت) کے لیے عمل کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جو اپنی پوٹلی (تھیلی) پتھروں سے بھر کر خریداری کے لیے بازار چلا گیا، جب وہ دکان دار کے سامنے اپنی پوٹلی کھولے گا تو ذلیل ورُسوا ہو گا اور اس کی پٹائی ہو گی، اسے لوگوں کی اس بات کے علاوہ کوئی نفع

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" دل کو نرم کر دینے والی باتوں کا بیان، دکھلاوے اور شہرت کا بیان، پہلی فصل، تحتِ حدیث: ۵۳۱۶، ۷/۹۵۔

(۲) ایضاً۔

حاصل نہیں ہوگا، کہ "دیکھو اس کی جیب کتنی بھری ہوئی ہے!" حالانکہ اسے اس بھری جیب کے بدلے میں کوئی چیز نہیں دی جاتی۔ اسی طرح دِکھلاوے اور سنانے (شہرت) کے لیے عمل کرنے والے کو، لوگوں کی باتوں کے سِوا کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا، نہ ہی اسے قیامت کے دن کوئی اجر و ثواب دیا جائے گا"[۱]۔

## آخرت میں اجر و ثواب سے محرومی

حضراتِ ذی وقار! ہر وہ نیک عمل جو صرف شہرت اور ناموری یا حُصولِ دنیا کی غرض سے کیا جائے، آخرت میں اس کا کوئی اجر و ثواب نہیں، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن سب سے پہلے (۱) ایک شہید کا فیصلہ ہوگا، جب اسے لایا جائے گا تو اللہ جل جلالہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تُو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تیری راہ میں جہاد کیا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا! اللہ جل جلالہ ارشاد فرمائے گا کہ تُو جھوٹا ہے! تُو نے جہاد اس لیے کیا تھا کہ تجھے بہادُر کہا جائے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا! پھر اسے جہنم میں لے جانے کا حکم دیا جائے گا، تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (۲) پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم سیکھا سکھایا اور قرآن کریم پڑھا، وہ آئے گا تو اللہ تعالی اسے بھی اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالی اس سے دریافت فرمائے گا کہ تُو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے علم سیکھا سکھایا اور تیرے لیے قرآنِ کریم پڑھا، اللہ جل جلالہ ارشاد فرمائے گا کہ تُو جھوٹا ہے! تو نے علم اس لیے

---

(۱) "الزواجر عن اقتراف الكبائر" الباب ۱، الكبيرة الثانية، ۱/ ۷۶.

سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اور قرآنِ کریم اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا! پھر اسے جہنم میں ڈالنے کا حکم ہوگا، تو اسے منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنّم میں ڈال دیا جائے گا!۔ (۳) پھر ایک مالدار شخص کو لایا جائے گا، جسے اللہ تعالی نے کثرت سے مال عطا فرمایا، اسے لا کر نعمتیں یاد دلائی جائیں گی، وہ بھی ان نعمتوں کا اقرار کرے گا، اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ تُو نے ان نعمتوں کے بدلے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے ہر اُس راستے میں خرچ کیا جس میں تیری رِضا تھی، اللہ جلّ جلالہ ارشاد فرمائے گا کہ تو جھوٹا ہے! تو نے ایسا اس لیے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے، اور وہ کہہ لیا گیا! پھر اس کے بارے میں جہنّم کا حکم ہوگا، لہذا اسے بھی منہ کے بَل گھسیٹ کر جہنّم میں پھینک دیا جائے گا"[1]۔

## ذِلّت، رُسوائی اور عذابِ جہنّم کا باعث بننے والا عمل

برادرانِ اسلام! طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ کی غرض سے کیا گیا عمل، بروزِ قیامت ذِلّت، رُسوائی اور عذابِ جہنّم کا باعث ہوگا، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُومُ فِي الدُّنْيَا مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ، إِلَّا سَمَّعَ اللهُ بِهِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[2] "جو شخص دنیا میں ریاکاری اور شہرت کے مقام ومرتبہ پر کھڑا ہوا، اللہ تعالی بروزِ قیامت اُسے لوگوں کے سامنے رُسوا فرمائے گا" یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے اس کا تقویٰ و پرہیز گاری، ولایت یا دُنیاوی مقام ومرتبہ ظاہر ہو، جس کے سبب لوگ اس کے عقیدت مند بنیں، اور شہرت وناموَری، مال ودَولت

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإمارة، ر: ٤٩٢٣، صـ٨٥٢، ٨٥٣.

(۲) "مسند البزّار" أوّل الخامس والعشرين، والله المعين من حديث مُعاذ بن جبل، ر: ٢٦٥٧، ٧/ ١٠١.

اور شان وشَوکت میں اِضافہ ہو[1]، انتہائی مذموم اَمر ہے، اور شہرت وحُبِ جاہ کی یہ نفسانی خواہش بروزِ قیامت ذِلّت ورُسوائی کا باعث ہوگی، لہذا ایسا کوئی کام ہرگز نہ کیا جائے جس سے طلبِ شہرت، یامقام ومنصب مقصود ہو! ؏

آج بنتا ہوں معزّز جو کُھلے حشر میں عیب

آہ! رُسوائی کی آفت میں پھنسوں گا یارب![2]

## شہرت وناموَری سے بچنے کی فضیلت

عزیزانِ مَن! شہرت وناموَری سے بچنا، اور گمنامی اختیار کرنا حُصولِ ولایت کا بہترین ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إنَّ الله يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ، الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا، قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ»[3] "یقیناً اللہ عزوجل کو ایسے نیک پرہیزگار پوشیدہ بندے پسند ہیں، کہ جب غائب ہوں تو تلاش نہ کیے جائیں، اور اگر حاضر ہوں تو مدعو نہ کیے جائیں، نہ پہچانے جائیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ گرد آلود تاریکیوں سے نکل جائیں گے "یعنی جو اپنی عبادت، رِیاضت اور شخصیت کو چُھپاتے ہیں، گمنامی کی زندگی گزارتے ہیں، اور شہرت وحُبِ جاہ کو ناپسند کرتے ہیں، وہ اللہ تعالی کے محبوب بندے بن جاتے ہیں!۔

(١) "مرقاة المفاتيح" كتاب الآداب، باب ما ينهى عنه في التهاجُر ...إلخ، الفصل ٢، تحت ر: ٥٠٤٦، ٨/ ٧٧٨، ٧٧٩، ملخصاً.

(٢) "وسائلِ بخشش" کب گناہوں سے کنارا میں کروں گا یارب، صـ٨٥ـ

(٣) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، ر: ٣٩٨٩، صـ٦٧٦، ٦٧٧.

## طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ کی مذمّت میں بزرگانِ دین کے چند فرامین

حضراتِ گرامی قدر! ہمارے اَسلاف اور بزرگانِ دین شہرت وناموَری کو بے حد ناپسند فرمایا کرتے، اس سلسلے میں چند بزرگانِ دین کے اقوال حسبِ ذیل ہیں:

(۱) حضرت سیّدنا ایوب سختیانی رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا: اللہ کی قسم! بندہ اس وقت تک اللہ عزّوجلّ کی تصدیق میں سچا نہیں، جب تک اُسے یہ پسند نہ ہو کہ اُس کی اپنی کوئی پہچان نہ ہو"[۱] یعنی شہرت کی خواہش نہ رکھے، بلکہ اُس سے دُور بھاگے!۔

(۲) حضرت سیّدنا ابراہیم بن اَدہم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "جس نے شہرت کو اچھا سمجھا اس نے اللہ تعالی کی تصدیق نہیں کی"[۲]۔

(۳) حضرت سیّدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: "بزرگانِ دین شہرت کو ناپسند فرمایا کرتے، چاہے وہ عمدہ لباس کے ذریعے ہو یا ہلکے لباس کے ذریعے؛ کیونکہ نگاہیں تو دونوں کی طرف اُٹھتی ہیں!"[۳]۔

(۴) حضرت سیّدنا بِشر حافی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: "میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جس نے شہرت کی چاہت کی ہو، اور اس کا دِین تباہ نہ ہوا ہو، اور وہ خود ذلیل ورُسوانہ ہوا ہو"[۴]۔

## طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ کے چند نقصانات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ کے متعدّد نقصانات ہیں جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

---

(١) "إحياء علوم الدين" كتاب ذمّ الجاه والرياء، بيان ذمّ الشُّهرة ...إلخ، ٣/ ٢٩٢.
(٢) المرجع نفسه.
(٣) المرجع السابق.
(٤) المرجع السابق.

## نیک اعمال اَکارت ہونے کا باعث

شہرت وناموَری، شان وشَوکت اور کسی دُنیوی مقام ومنصب کی خواہش میں کیا گیا اچھا عمل، اجر وثواب اور نیک اعمال اَکارت وبرباد ہونے کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ﴾[1] "جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اُس کے لیے کھیتی بڑھائیں، اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اُسے اُس میں سے کچھ دیں گے، اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں!"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "یعنی (جو) اللہ کی رضا اور جنابِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خوشنودی چاہے، رِیا کے لیے اعمال نہ کرے، (ہم) اُسے زیادہ نیکیوں کی توفیق دیں گے، نیک کام آسان کر دیں گے، اعمال کا ثواب بے حساب بخشیں گے۔ (اور جو دنیا کی کھیتی چاہے) کہ محض دُنیا کمانے کے لیے نیکیاں کرے، عزّت وجاہ (شہرت اور واہ واہ) کے لیے عالم یا حاجی بنے، (مالِ) غنیمت (پانے) کے لیے غازی (بنے)، (آخرت میں اُس کا کچھ حصّہ نہیں)؛ کیونکہ اُس نے آخرت کے لیے اعمال کیے ہی نہیں"[2]۔

حضرت سیّدنا ابن عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «إيَّاكُمْ أَن تخلطوا طَاعتَه بحُب ثَناءِ الْعِباد إيَّاكُمْ، فتحبط أَعمالكُم»[3] "اللہ تعالی کی اِطاعت کو لوگوں کی تعریف کے ساتھ باہم ملانے سے بچو؛ کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں!"۔

---

(١) پ٢٥، الشُورى: ٢٠.

(٢) "تفسیر نور العرفان" پ٢٥، الشوریٰ، زیرِ آیت: ٢٠، ص٧٧٤۔

(٣) "الفردَوس بمأثور الخطاب" للدَيلمي، باب الألف، فصل، ر: ١٥٦٣، ١/ ٣٨٨.

## دین کو نقصان پہنچانے کا باعث

میرے محترم بھائیو! عزّت، شہرت اور مقام و منصب کی خواہش و محبت، انسان کے دین کو نقصان پہنچانے کا باعث ہے، حضرت سیّدنا کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلاَ فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا، مِنْ حِرْصِ المَرْءِ عَلَى المَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ»[1] "اگر دو ۲ بُھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں، تو وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا نقصان مال ودَولت پر حرص کرنے (یعنی حُبِ جاہ ومال) سے اس کے دِین کو پہنچتا ہے"۔

حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیتِ مُبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "(حدیثِ پاک میں) نہایت نفیس تشبیہ ہے، مقصد یہ ہے کہ مؤمن کا دِین گویا بکری ہے، اور اس کی حرصِ مال، حرصِ عزّت گویا دو ۲ بُھوکے بھیڑیے ہیں، مگر یہ دونوں بھیڑیے مؤمن کے دِین کو اُس سے زیادہ برباد کرتے ہیں، جیسے ظاہری بُھوکے بھیڑیے بکریوں کو تباہ کرتے ہیں؛ کہ انسان مال کی حرص (لالچ) میں حرام وحلال کی تمیز نہیں کرتا، اپنے عزیز اوقات کو مال حاصل کرنے میں ہی خرچ کرتا ہے، پھر عزّت حاصل کرنے کے لیے ایسے جَتن کرتے ہیں جو بالکل خلافِ اسلام ہیں"[2]۔ ع

---

(١) "سنن الترمذي" كتاب الزُهد، ر: ٢٣٧٦، صـ ٥٤١.

(٢) "مرآۃ المناجیح" دل کو نرم کردینے والی باتوں کا بیان، دکھلاوے اور شہرت کا بیان، دوسری فصل، تحتِ حدیث: ۵۱۸۱، ۷/۱۴۔

جاہ وجلال دو نہ ہی مال ومَنال دو

سَوزِ بلال بس مِری جھولی میں ڈال دو

دُنیا کے سارے غم مِرے دل سے نکال دو

غم اپنا یا نبی مجھے بہرِ بلال دو[1]

## فُضول خرچی اور اِسراف

عزیزانِ محترم! "شہرت اور حُبِ جاہ کی خواہش اِسراف کا باعث بھی بنتی ہے، شادی بیاہ کے موقع پر اِنسان دِکھلاوے اور نمود ونمائش کے چکر میں، اپنا کروڑوں روپیہ پانی کی طرح بہادیتا ہے، ہزاروں روپے کے مہنگے ترین ملبوسات خریدے جاتے ہیں، بڑے بڑے شادی ہالز (Wedding Halls) کی بُکنگ کروائی جاتی ہے، ضرورت سے زائد متعدّد اَنواع واَقسام کے کھانوں کا اہتمام کیا جاتا ہے، رسمِ مہندی کے نام پر فحاشی وبے حیائی کا طوفان برپا کیا جاتا ہے، ناچنے گانے والیوں پر دَولت نچھاوَر کی جاتی ہے، اور ان سب عوامل کے پیچھے صرف ایک ہی مقصد کارفرما ہوتا ہے، اور وہ ہے شُہرت ودِکھلاوے کی بُھوت سواری؛ تاکہ محلّہ وبرادری میں ہماری ناک اونچی ہو، لوگ ہماری شادی کو مدّتوں یاد رکھیں، اور اس کی مثالیں دیں... وغیرہ وغیرہ"[2]۔

## مادّی اُمور میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش انتہائی مذموم ہے

حضراتِ گرامی قدر! دنیا کی مادّی اشیاء اور طرزِ زندگی (Lifestyle) میں ایک دوسرے پر سبقت بھی، طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ میں داخل ہے، مثلاً اگر کوئی

---

(۱) "وسائلِ بخشش" جاہ وجلال دو نہ ہی مال ومَنال دو، ص۳۰۵۔

(۲) "تحسینِ خطابت ۲۰۲۲ء" اپریل، فُضول خرچی اور اِسراف کی مذمّت، ۱/۲۹۶۔

رشتہ دار ہم سے مہنگی یا اچھے ماڈل کی گاڑی خرید لے، تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اُس سے بھی بہتر اور اَپ ماڈل (Up Model) کی گاڑی خریدیں۔ اسی طرح اگر کوئی رشتہ دار یا دوست اچھا گھر بنالے، تو ہم اس سے بھی خوبصورت، مہنگا اور اچھا گھر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی سوچ اور طرزِ عمل انتہائی مذموم ہے؛ کیونکہ دنیاوی اُمور میں ایک دوسرے پر برتری کے لیے شب وروز ایک کرنا کسی طَور پر دانشمندی نہیں، لہذا اگر ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنی ہی ہے تو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں کریں، ایک دوسرے کے مقابلے میں فرائض وواجبات کی زیادہ سے زیادہ پابندی کریں، صدقہ وخیرات دیں، یتیموں، مسکینوں اور غریبوں کی خبرگیری کریں؛ کہ ایسا کرنے والوں کے لیے آخرت میں بڑا اجر وثواب ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝٢٢ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ۝٢٣ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝٢٤ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝٢٥ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ﴾[1] "یقیناً نیکوکار ضرور چَین میں ہیں، تختوں پر دیکھتے ہیں (اللہ تعالی کے اِنعام واِکرام کو) تو اُن کے چہروں پر تازگی پہچانے (کہ وہ خوشی سے چمکتے دمکتے ہوں گے) نتھری (خالص وپاک) شراب پلائے جائیں گے جو مُہر کی ہوئی رکھی ہے (اور اللہ تعالی کے نیک بندے ہی اُس کی مُہر توڑیں گے) اُس کی مُہر مشک پر ہے، اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے"۔ یعنی جنّت میں اس مقام کو پانے کے لیے اِطاعت وفرمانبرداری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں، اور طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ سمیت تمام گناہوں اور بُرائیوں سے باز رہیں!۔

---

(١) پ٣٠، المطففين: ٢٢- ٢٦.

## طلبِ شہرت اور حُبِّ جاہ سے نَجات کے لیے چند مؤثِر علاج

حضراتِ ذی وقار! طلبِ شہرت وحُبِ جاہ کا مرض انسان کی دنیا وآخرت دونوں کی تباہی وبربادی کا باعث بنتا ہے، لہذا اس کا علاج فوری طَور پر انتہائی ضروری ہے، اس سلسلے میں چند مؤثِر علاج حسبِ ذیل ہیں:

(۱) طلبِ شہرت اور حُبِ جاہ کا مقصد عام طور پر لوگوں میں مقبولیت حاصل کرنا، اُن سے واہ واہ اور زندہ باد کے نعرے لگوانا ہوتا ہے، جو ایک فانی چیز ہے، لہذا انسان اپنے آپ کو باوَر کرائے کہ اگر وہ دنیا بھر میں شہرت حاصل کرلے، اور دنیا کے بڑے سے بڑے منصب تک پہنچ بھی جائے، تو یہ جاہ ومنصب اور شہرت زیادہ سے زیادہ مَوت تک برقرار رہے گی، جیسے ہی مَوت کا فرشتہ ہماری رُوح قبض کرے گا، سب کچھ اُسی وقت ختم ہو جائے گا، لہذا اُن اُمور اور صالح کاموں کو انجام دینے کی کوشش کرے جو باقی رہنے والے ہیں، اور بروزِ قیامت ہمارے گناہوں کی بخشش ومغفرت کا سبب بنیں!۔

(۲) جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے میل جَول کم رکھا جائے، اور شہرت کے بجائے گُمنامی کی زندگی گزارنے کو ترجیح دی جائے۔

(۳) فلاح وبہبود اور نیکی کے کاموں کی تشہیر نہ کی جائے، اور نہ ہی لوگوں سے بھلائی کے بدلے میں کسی دُنیوی مفاد کی توقُّع یا خواہش رکھے۔

(۴) سَستی شہرت حاصل کرنے کے لیے سوشل میڈیا (Social Media) پر فحاشی وبے حیائی پر مبنی ویڈیو کلپس (Video Clips) اَپلوڈ (Upload) کرنے، اور غیر اَخلاقی مَواد شیئر (Share) کرنے سے مکمل طَور پر اجتناب کیا جائے۔

نیز بعض حضرات صرف اپنے فیس بک پیج (Facebook Page) اور یوٹیوب چینل (YouTube Channel) پر فالوَرز (Followers)، سبسکرائبرز

(Subscribers)، اور لائکس (Likes) بڑھانے کے چکر میں، بازاری لب ولہجہ اور غیر سنجیدہ گفتگو کرتے ہیں، نازیبا اور اَوچھی حرکتیں کرتے ہیں، اور اس کام میں نواجوان لڑکے لڑکیوں سے لے کر بوڑھے، حتی کہ نہایت ضعیف العمر اَفراد تک ملوّث نظر آتے ہیں، اور فحاشی وبے حیائی میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی سر توڑ کوشش کرتے دکھائی دیتے ہیں، جبکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ایسا طرزِ عمل ہمیں کسی طَور پر زَیب نہیں دیتا! لہذا ایسے اُمور سے بہر صورت گریز کیا جائے؛ کہ اسی میں دنیاوآخرت کی خیر وبھلائی اور بہتری ہے!۔

حُبِ جاہ اور شہرت کا طلبگار کسی مقام ومنصب یا شہرت کی لالچ میں وزیروں، افسروں اور مالداروں کے ساتھ تعلقات بنانے، اور اُن کی تعظیم وتکریم میں حد درجہ مُبالغہ آرائی کی کوشش میں لگا رہتا ہے، ایسے شخص کو چاہیے کہ حُبِ جاہ کی تباہ کاریوں پر غور کرے، اور خوب ہوشیار ہو جائے کہ جاہ ومنصب اور شہرت کَسی آزمائش سے کم نہیں، لہذا اس سے کوسوں دُور رہنے میں ہی عافیت عافیت اور عافیت ہے!۔

## خلاصۂ کلام

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! طلبِ شہرت اور جاہ ومنصب ایک مُوذِی مرض ہے، اور بسااَوقات انسان اس کی خاطر کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے بھی نہیں چُوکتا، لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے معمولات کا بغور جائزہ لیں، اور دیکھیں کہ ہم کوئی کام شہرت ونامَوری اور حُبِ جاہ یا کسی منصب کے حُصول کے لیے تو نہیں کر رہے! اگر اپنے اقوال وافعال میں کوتاہی پائیں تو بزرگانِ دین کے طرزِ عمل کو سامنے رکھتے ہوئے فَوراً اپنی اِصلاح کریں!۔

# دعا

اے اللہ! ہمیں طلبِ شہرت، دکھلاوا اور حُبِ جاہ ومنصب کے مرض سے نَجات عطافرما، اعمالِ صالحہ میں اِخلاص کی دَولت عطافرما، اپنی عبادت ورِیاضت کا ڈھنڈورا پیٹنے سے بچا، انہیں مخفی رکھنے کی توفیق عطافرما، خود نمائی کے مُوذِی مرض سے نَجات عطافرما، گوشہ نشینی اختیار کرنے کی سوچ عطافرما، طلبِ شہرت اور طلبِ منصب کے باعث روزِ حشر ہونے والی ذِلّت ورُسوائی سے محفوظ فرما، اور اپنے غضب، ناراضگی اور عذابِ جہنّم سے بچا!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطافرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطافرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں مُلک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطافرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام

بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.